دورِ حاضر کا مُہلکِ مَرض

قرآن وحدیث واقوال صالحین کی
روشنی میں تحقیقی تالیف

مدرس
ممتاز عالم دین
حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبداللہ قادری
جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

نورالقرآن حمزیہ غوثیہ انٹرنیشنل



رابطہ: 0322-2232030
www.noorequran.net

بفیضان کرم سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

یہ فضل الٰہی ہے
بیاد: امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ
سید محمد شاہ دولہا

بفیضان نظر شہنشاہ بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ

اللہ جل جلالہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سَیِّدُنَا کَرِیْمُ ﷺ

اس مبارک ورد کو محبوب کریم ﷺ

کی یادوں میں ڈوب کر کم از کم 313 بار پڑھنا روزانہ اپنا معمول بنالیں،
انشاءاللہ عزوجل محبت مصطفیٰ ﷺ میں اضافہ ہوگا اور ہر مشکل آسان ہوگی

آپ پریشان نہ ہوں

ثواب کی نیت سے ہر طرح کی پریشانی اور رزق میں برکت
اور رکاوٹوں سے دوری کے لئے ضرور تشریف لائیں۔

مرد خواتین کیلئے

ہر اتوار بعد نماز عصر تا مغرب

بمقام: جامع مسجد بہار شریعت
بہادر آباد کراچی

اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں کا ذکر

ختم قادریہ شریف اور درود

اجتماعی دعا

خواتین کے لئے

ہر ہفتہ دوپہر 2:45 سے 4:45 تک

بمقام: جامع مسجد بہار شریعت
بہادر آباد کراچی

نام کتاب	:	دورِ حاضر کا مہلک مرض وشرم وحیاء کے فضائل
صفحات	:	32
اشاعت اول	:	جمادی الاول ۱۴۳۲ھ/اپریل 2011ء تعداد 2000
اشاعت دوم	:	رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ/مئی 2011ء تعداد 3000
اشاعت سوئم	:	شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ/جون 2012ء تعداد 2000



زیر اہتمام



نورالقرآن انٹرنیشنل حمزیہ غوثیہ ٹرسٹ

ملنے کا پتہ

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

Cell: 0322-2232030

www.tafseerequran.net / www.khatmeqadria.net / www.noorequran.net

انتساب

امیرِ طیبہ، اسد اللہ و اسد رسول اللہ

سیدُ الشھداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

کے نام

جنہیں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از وصال ان خطابات سے نوازا
یَا حَمْزَۃُ فَاعِلَ الْخَیْرَاتِ ، یَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ (اے نعمتیں بانٹنے
والے اور اے غموں کو دور کرنے والے) ﴿المواہب اللدنیہ ج1 ص212﴾

اور

سرکارِ بغداد حضورِ غوث پاک رضی اللہ عنہ

کے نام

جن کے بارے میں مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا خلاصۂ کلام یہ ہے
کہ بفضل اللہ انوار و تجلیات فیوض و برکات اس طور پر منتقل ہو چکے ہیں کہ
شیخ عبد القادر جیلانی قطبیت کے اس درجہ پر فائز ہیں کہ اب ہمیشہ کے لئے
ولایت کا تاج اسے عطا کیا جائے گا جو اس در سے فیض یاب ہو ﴿مکتوبات شریف﴾

الاهداء

محدّثِ مدینہ طیبہ شیخ محقق علی الاطلاق سیدی وسندی

عبدالحق محدث رضی اللہ عنہ

کے نام

جن کے فیض کی بنا پر صدیوں سے برصغیر میں بخاری و مسلم کا نور سینوں میں منتقل ہوا جنہوں نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر کھڑے ہو کر باادب درود وسلام پیش کرنے کو اپنی نجات کا ذریعہ قرار دیا اور تمام علماء و مشائخ اور شیوخ طریقت اہلسنت کے نام جنہوں نے اپنی کوششوں سے گمراہوں کو ہدایت کا راستہ بتایا اور فضل الٰہی سے سخت دلوں کو موم کر دیا۔

فہرستِ کتاب

پہلے اسے پڑھیے

ہر نماز میں ہم یہ دعا کرتے ہیں ''اللہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا''۔

اور قرآن کریم ہی نے بتایا کہ سیدھا راستہ اللہ کے انعام یافتہ بندوں کا راستہ ہے اور ان میں سب سے افضل انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ نے جو اوصاف عطا فرمائے ہیں ان میں ایک وصف خاص شرم وحیاء بھی ہے اور امام الانبیاء ﷺ کو سب سے زیادہ شرم وحیاء والا بنایا۔

مسلمان قرآن کریم اور احادیث طیبہ سے دور ہوتا چلا گیا نتیجۃً کامیابی کے راستے سے بھی دور ہوگیا۔ شرم وحیاء بھی ختم ہوتی چلی گئی۔ یہود ونصاریٰ نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کو شرم وحیاء سے عاری کرنے کی کوشش کی اور دورِ حاضر میں مسلمان شرم وحیاء سے دور ہوکر بے سکونی کا شکار بھی ہے اور بے برکتی کا شکوہ بھی اس کی زبان پر عام ہے۔ ہر اعتبار سے یہود ونصاریٰ سے مغلوب نظر آتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہود ونصاریٰ کا منصوبہ کامیاب ہوگیا۔ اس کتاب میں حیاء کے فضائل اور بے حیائی کی مذمت بیان کی گئی ہے تاکہ مسلمان بے حیائی کو دورِ حاضر کا مہلک مرض سمجھیں اور شرم وحیاء اپنا کر کامیابی کی منزل کو حقیقتاً پاسکیں۔

دورِ حاضر کا مہلک مرض
و
شرم وحیاء کے فضائل

آیئے! قرآن مجید فرقان حمید کے ذریعے ہم اپنے موضوع کا تعین کرتے ہیں۔

دور حاضر کا مہلک مرض:۔

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ (نور:۱۹، پ۱۸)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو مؤمنوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَ مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ (نور:۲۱، پ۱۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرے تو بیشک وہ تو فحاشی اور برائی کا ہی حکم دیتا ہے۔

محترم پیارے بھائیو! آپ غور فرمایئے! اللہ رب العالمین کا پیارا کلام ہمیں اس حقیقت سے روشناس کروا رہا ہے کہ شیطان کی آرزو اور تمنا یہی ہے کہ بے حیائی، فحاشی، عریانی اور بے پردگی عام ہو جائے اور یہی دور حاضر کا مہلک مرض ہے۔

سر اور پیٹ کی حیاء:۔

بے حیائی سے بچنے کے لئے ہمیں حیاء کی تعریف معلوم ہونا ضروری ہے۔

قرآن کریم نے جن کی حیاتِ طیبہ کو اسوۂ حسنہ فرمایا انہی کے فرمان کے ذریعے شرم وحیاء کا مفہوم پیش کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ

عن عبد الله ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله استحیوا من الله حق الحیاء قال قلنا یا نبی الله انا لنستحیی و الحمد لله قال لیس ذالك ولکن الاستحیاء من الله حق الحیاء ان تحفظ الراس ما هواه، وتحفظ البطن وما هواه، وتذکر الموتی والبلی ومن اراد الأخرة ترك زینة الدنیا فمن فعل ذالك فقد استحیٰ من الله حق الحیاء

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو جیسا کہ حیاء کرنے کا حق ہے، عرض کی گئی یا نبی اللہ ﷺ ہم سب اللہ سے حیاء کرتے ہیں اللہ کا شکر ہے۔فرمایا بات اتنی ہی نہیں ہے بلکہ اللہ سے شرم وحیاء کا حق یہ ہے کہ تو اپنے سر اور دماغ وذہن کی حفاظت کرو اور پیٹ اور اس کے پاس والی چیز (شرم گاہ) کی حفاظت کرو اور موت اور اس دنیا کے فانی ہونے کو یاد کرو اور جو آخرت کو چاہتا ہے وہ دنیا کی زینتیں چھوڑ دیتا ہے پس جس نے ایسا کیا اس نے اللہ سے شرم وحیاء کا حق ادا کر دیا۔

مذکورہ حدیث سے تین طرح کی شرم وحیاء کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔

اولاً......سر اور اس کے مشتملات یعنی آنکھیں، زبان، کان، دماغ، ذہن تمام کی حفاظت کرنا حیاء قرار دیا گیا ہے۔چنانچہ سر سے غیر خدا کو سجدہ نہ کرنا، آنکھ سے کسی ممنوعہ چیز کو نہ دیکھنا، زبان سے فحش گوئی نہ کرنا، کان سے بیہودہ گفتگو، گانے، باجے نہ سننا، ذہن اور دماغ کو برے خیالات سے پاک رکھنا ہی درحقیقت حیاء ہے۔

ثانیاً...... پیٹ اور اس کے مشتملات کی حفاظت کو حیاء قرار دیا گیا ہے۔لہٰذا پیٹ میں لقمہ حلال داخل کرنا اور حرام سے بچنا حیاء ہے۔اور اس کے قریب یعنی شرم گاہ کی حفاظت کرنا اور زناء وغیرہ گناہوں سے بچنا بھی حیاء ہے۔

ثالثاً......موت اور دنیا کی فناء کو یاد کرنے کو حیاء قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ موت اور اس کی سختیوں کے بارے میں سوچنا، دنیا کا مال فناء ہو جانے اور اپنے مالکِ حقیقی اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی شرمساری کا نام حیاء ہے اور آخر میں ارشاد فرمادیا کہ جس نے ان تمام اعضاء کی حفاظت کا انتظام کرلیا اس نے اللہ تعالی سے حیاء کا حق ادا کر دیا۔

خیر و برکت سے محرومی کا سبب؟

شرم وحیاء معاشرے کے لئے اس قدر لازم ہے کہ اگر معاشرہ میں شرم وحیاء نہ ہو تو وہ معاشرہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم ہو جاتا ہے اور برائیاں اس میں پرورش پانے لگتی ہیں جیسا کہ آج ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو ہر گھر بے چینی، بے سکونی اور بے یقینی کی کیفیت میں مبتلاء ہے۔ بڑے چھوٹے کی تمیز باقی نہیں رہی، بے راہ روی کا دور دورہ ہے، بیٹیوں، بہنوں کی عزتیں محفوظ نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں حالانکہ احادیثِ طیبہ اس بات پر گواہ ہیں کہ حیاء سے خیر و برکت ہے۔ چند احادیث طیبہ ملاحظہ ہوں:۔

قال رسول الله ﷺ الحیاء خیر کله — حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حیاء پوری خیر ہے۔

مزید فرمایا:۔

قال رسول الله ﷺ الحیاء لایأتی الا بخیر — حضور ﷺ نے فرمایا حیاء ہمیشہ خیر ہی لاتی ہے۔

آج ہم غور کریں کہ کیا ہم حیاء اپنائے ہوئے ہیں یا اُسے بہت پیچھے چھوڑ آئے ہیں؟ اگر آج ہمارے معاشرے میں حیاء ہوتی تو یقیناً اس معاشرے میں بھلائیاں ہی بھلائیاں ہوتیں ہر طرف سکون و اطمینان ہوتا اور معاشرتی بے راہ روی اور برائیاں ہماری زندگیاں اجیرن نہ بناتیں۔ دراصل ہم لوگ خیر سے محروم ہو گئے ہیں لیکن سوچیں کہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے جس چیز کو خیر کامل قرار دیا ہم نے اسی چیز کو اپنے معاشرے کے لئے باعث عار سمجھنا شروع

کردیا اور شرم وحیاء کے پیکر مرد وخواتین کو دقیانوسی خیالات کا مالک، بنیاد پرست قرار دے کر ترقی کی راہ میں پیچھے رہنے والا قرار دے کر دھتکار دیا تو بھلا کوئی بھلائی کیسے ہمارا مقدر بنتی؟

ذیل کی حدیث میں آپ ﷺ نے حیاء کو کامل دین قرار دیا ہے:۔

قال الصحابة کنا مع النبی ﷺ ذکر عنده الحیاء فقالوا یارسول الله الحیاء من الدین فقال رسول الله ﷺ بل هو الدین کله

صحابہ فرماتے ہیں ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے سامنے حیاء کا تذکرہ ہوا تو ہم نے پوچھا کیا حیاء کا ایمان سے کوئی تعلق ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ حیاء پورا دین ہے۔

اس حدیث مبارکہ پر غور کریں کہ صحابہ نے تو حیاء اور دین کے تعلق کے بارے دریافت فرمایا تھا لیکن حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ حیاء ہی پورا دین ہے۔اور قرآن مجید ہمیں حکم فرماتا ہے۔

یَآاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوااُدْخُلُوْافِی السِّلْمِ کَآفَّةً

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ''

گویا کہ جو شخص حیاء میں کامل ہوگا اس کا ایمان بھی اسی قدر کامل ہوگا اور کمال حیاء کمال ایمان کی بڑی علامت ہے۔

فرمان سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بے شک تیری آنکھوں سے حیاء اٹھ گئی اگر تجھ میں ایمان ہوتا تو ضرور شرم وحیاء کرتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا حیاء ایمان کا جزو ہے۔ (الفتح الربانی)

Book Exporter کا حیرت انگیز انکشاف!

انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ مسلمان آج اپنے دین اور اس کی معلومات سے یکسر غافل اور بے پرواہ ہے لیکن مسلمانوں کے ازلی دشمن یہود و نصاری لمحہ بھر بھی غافل نہیں بلکہ ایک Book Exporter کا کہنا ہے کہ ہم سے بیرون ممالک کے لئے اسلامی کتب کی ایک اچھی خاصی کھیپ مانگی جاتی ہے اور مانگنے والے غیر مسلم، یہودی، عیسائی اور اسلام دشمن ہوتے ہیں اور ان اسلامی کتب کا مطالعہ کر کے وہ لوگ مسلمانوں کے خلاف گھناؤنی سازشیں تیار کرتے ہیں اور ان کتابوں سے یہ معلوم کرتے ہیں کہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کو ان کے ایمان اور اسلام سے دور کیا جا سکے۔ چنانچہ جب انہوں نے احادیث کے ذخیرے میں دیکھا کہ شرم وحیاء کو خیر و برکت اور کامل دین قرار دے کر فرمایا گیا کہ جو شرم وحیاء سے محروم ہے وہی برکت سے محروم ہے، تو انگریزوں، عیسائیوں اور یہودیوں نے اس بات کا تہیہ کر لیا کہ کسی بھی طریقے سے مسلمانوں میں سے شرم وحیاء کو دور کر کے ان کے معاشرے کو بے حیائی کے راستے پر گامزن کر دیا جائے تب ہی ہم ان پر غالب آسکیں گے۔

مؤمن ہے تو بے تیغ ہی لڑتا ہے سپاہی:۔

ایک وقت تھا جب کفار مسلمانوں کی ہیبت سے اور ان کے نام سے تھر تھر کانپتے تھے کیونکہ وہ لوگ شرم وحیاء کے پیکر، روحانیت سے مزین، بہترین نمونہ اور سچے مسلمان تھے جبکہ ہم فقط گفتار کے غازی بن کے رہ گئے ہیں۔ سلطان صلاح الدین ایوبی صرف پچاس ہزار کا لشکر لے کر بارہ لاکھ کافروں سے جنگ کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ انہی صلیبی جنگوں میں ایک ایسا وقت بھی آیا کہ آپ کا لشکر ہمت ہار بیٹھا اور فتح و نصرت سے مایوس ہو کر پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگا جب

سلطان نے یہ منظر دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر دونوں ہاتھوں میں تلواریں لیے ہوئے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اللہ تعالی کی ذات پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:۔

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ترجمہ: اور تم ہی غالب رہو گے اگر ایمان والے ہو۔
(آل عمران: ۳۹، پ۴)

اور تن تنہا بارہ لاکھ کے لشکر کے مقابلے پر آ گئے، یہ منظر دیکھ کر فوج کے حوصلے بلند ہوئے اور وہ بھی واپس پلٹے اور پھر اسی پچاس ہزار لشکر نے بارہ لاکھ کافروں کے دانت کھٹے کر دیئے۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ مؤمن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

اس واقعہ میں قابل غور وہ آیت ہے جس کی تلاوت سلطان صلاح الدین نے کی اس میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اگر تم مؤمن ہو تو تم ہی غالب ہو گے اور کوئی تمہیں مغلوب نہ کر سکے گا اور یہی ایمانِ کامل کا راز ہے اور حضور ﷺ نے شرم وحیاء کو ایمانِ کامل قرار دیا ہے جس سے ہم یکسر محروم ہو چکے ہیں اور اسی باعث ہم مغلوب ہیں۔ شرم وحیاء کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل انکشاف سے کیجئے۔

ہمفرے کی ڈائری:۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ عیسائی، یہودی اور دیگر تمام اسلام دشمن قوتیں اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اگر مسلمانوں کو دوبارہ ان کی روحانیت مل گئی اور اس قوم کی ماؤں نے شرم وحیاء کی چادر اوڑھ لی تو پھر سے صلاح الدین ایوبی جیسے بیٹے اس قوم میں پیدا ہونے لگیں گے لہٰذا وہ اپنی تمام تر توجہ اس بات پر مرکوز کیے رہتے ہیں کہ مسلمانوں میں عفت وعصمت اور وہ تقویٰ وطہارت دوبارہ پیدا نہ ہونے پائے اسی لئے وہ طرح طرح کی سازشیں تیار کرتے رہتے ہیں۔ انگلینڈ کا مشہور زمانہ جاسوس ''ہمفرے'' جو جنگ عظیم کے دوران مسلمانوں میں برطانوی مفادات کے تحفظ کے لئے جاسوسی کے فرائض سر انجام دیتا رہا تھا اس نے ایک ڈائری مرتب کی تھی جس میں

مسلمانوں کے احوال، کمزوریاں اور دیگر بہت سی چیزوں کو مندرج کیا تھا جو بعد میں جرمن افواج کے ہاتھ آئی اور انہوں نے اس کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا اور بعد میں اس کا ترجمہ انگریزی میں بھی کیا گیا۔اس ڈائری میں ہمفرے نے اپنی حکومت کو لکھا تھا کہ تین چیزیں اگر مسلمانوں میں سے ختم کر دی جائیں تو یہ لوگ آسانی سے مغلوب ہو جائیں گے اور کبھی بھی فتح یاب نہ ہو سکیں گے اور وہ تین چیزیں ہیں:۔

[ا]......جذبہ جہاد [۲]......عشق رسول ﷺ [۳]......محبت قرآن

گویا اس نے اقبال کے اس شعر کی ترجمانی کی ہے کہ ؎

فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

اور پھر برطانیہ نے اس پر میٹنگ کی جس میں اس بات پر غور کیا گیا کہ کس طرح مسلمانوں سے یہ تین چیزیں نکالی جاسکتی ہیں اور اس کا تیز ترین طریقہ انہوں نے یہ دریافت کیا کہ مسلمانوں کے قلوب کو روحانیت سے،ان کے کردار کو حیاء سے خالی کر دو۔ مسلمان خواتین کہ آسمان بھی جنہیں نظر بھر کر نہ دیکھ سکا ہو انہیں بے پردہ اور بے حیائی کا خوگر بنا دو کیونکہ ایک باحیاء اور باکردار ماں کی گود میں ہی سلطان صلاح الدین ایوبی پیدا ہوتے ہیں اور ایسی ماؤں کا خون جگر پی کر جوان ہوتے ہیں اگر تم اس گود کی عفت و عصمت کو بے حیائی سے بدل دو تو ان کے خون جگر کی تاثیر سے کوئی سلطان صلاح الدین ایوبی کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکے گا اور یوں مسلمان اپنے زخم خود ہی چاٹنے پر مجبور ہو جائیں گے۔اور ہمارے محکوم بن کر جینے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گے۔ ؎

وہ مائیں کرتی تھیں پیدا نمازی دھنی تلوار کے میدان کے غازی

ماڈرن اسلام یا ۱۴۰۰ سال پرانا اسلام؟:۔

جب برصغیر سے انگریز رخصت ہوا تو ان کے لارڈ نے جاتے ہوئے کہا تھا کہ ہم یہاں سے جا تو رہے ہیں مگر یہاں ایسا تعلیمی نظام چھوڑ کر جا رہے ہیں جس کی بدولت ایسا تعلیم یافتہ طبقہ پیدا ہوگا جو قولی طور پر مسلمان ہوگا اور فکر و سوچ کے اعتبار سے انگریز کے افکار کا پرچار کرتا نظر آئے گا اور اسی کی تکمیل کی خاطر آج آپ دیکھیں انگریز ممالک مسلمانوں کے ممالک میں تعلیم پر کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں اور مفت کتابیں تقسیم کرنا، اسکول کھولنا، اساتذہ کی تربیت کے لئے اہتمام کرنا وغیرہ ایسے امور ہیں جو اس سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

ایک صاحب جو ان کی اسی قسم کی ٹریننگ میں رہ چکے ہیں ان کا انداز تربیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو اساتذہ ایسا کام کرتے ہیں جو شرم وحیاء اور طہارت و پاکیزگی سے دور لے جانے والا ہوتا ہے تو اس پر انہیں امتیازی نمبر دئے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر پہلے مرد اور خواتین اساتذہ کے لئے الگ اجلاس منعقد ہوتے تھے اور کسی نے مخلوط اجلاس منعقد کیا اور جو حضرات یا خواتین اس کے مخالف تھے انہیں بھی اس پر راضی کر لیا تو اس بناء پر ان اساتذہ کی ترقی اور دیگر مراعات میں اضافہ کر دیا جاتا اور انہیں یہ کہا جاتا کہ تم مسلمانوں کو ان کے دقیانوسی خیالات سے پاک کر رہے ہو اور ان کے پرانے مذہب کو ماڈرن (روشن خیال) بنا رہے ہو۔

آپ سوچئے کہ ہمیں ایسا بے حیائی پھیلانے والا ماڈرن اسلام چاہیے یا ۱۴۰۰ سال پرانا اسلام جس کو لانے والے جبریل امین، اس کا پرچار کرنے والے رسول امین ﷺ اور اس کو قبول کرنے والے ابوبکر و عمر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے مرتب کردہ سنہری اصولوں کو دقیانوسی کہنا اور ان کے ماننے والے مسلمانوں کو بنیاد پرست کہنا کہاں کا انصاف ہے؟

وہ صاحب مزید کہتے ہیں دوران تربیت بچوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور آزاد خیال بنانے کے لئے انہیں یہ سوچ دی جاتی ہے کہ آپ اپنے استاد سے جو چاہیں سوال پوچھ سکتے ہیں حتی

کہ استاد کی ذاتیات تک کے بارے میں پوچھیں مثلاً آپ کی والدہ کیا کرتی ہیں؟ آپ کی بہن کیا کرتی ہے؟ اور اس قسم کے سوالات سے بچوں کو یہ سوچ فراہم کی جاتی ہے کہ آپ کے ذہن میں پیدا ہونے والا خیال اور رائے درست ہے اور بقیہ خیالات غلط ہیں اور انہی خیالات کے نتیجے کے طور پر معاشرے میں بدعملی کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے اور ہمارے تعلیمی ادارے ایک اچھے کردار کے حامل طلباء پیدا کرنے کی بجائے ایسے لوگ فراہم کر رہے ہیں جو دین میں ایسی ایسی تبدیلیاں پیدا کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں جس کی بدولت ملتِ اسلامیہ کی اصل صورت بالکل مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم معاشرتی برائیوں کے خلاف علم جہاد بلند کریں۔ آیئے حدیث پاک سے ہم بے حیائی، فحاشی و عریانی اور بے پردگی کے نقصانات پر غور کریں اور اس کے بعد دانشوروں کے اقوال اور مزید یہود و نصاریٰ کی سازشیں آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

بے حیائی کے نقصانات:۔

الحیاء والایمان ولنا جمیعافاذا رفع احدھما رفع الاخر

ایمان اور حیاء ایک دوسرے کے ساتھی ہیں جب ایک چلا جائے تو دوسرا (ایمان) بھی چلا جاتا ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:۔

لا ایمان لمن لا حیاء له

جس کے پاس شرم وحیاء نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔

آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا

ما كان الفحش فی شیء الا شانه وما كان الحیاء فی شیء الا زانه

جس چیز میں بے حیائی آجائے وہ اس کو عیب دار کردیتی ہے اور جس چیز میں حیاء آجائے وہ اس کو زینت دے دیتی ہے۔

نبیٔ آخر الزمان ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

البذاء من الجفاء والجفاء فی النار والفحش والبذاء من الشیطن وھما یقربان من النار ویباعدان من الجنة

بے حیائی ایک ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جائے گا۔ اور بے حیائی وفحاشی یہ شیطان کی طرف سے ہے، یہ دونوں (بے حیائی، فحاشی) جہنم کی طرف لے جاتی ہیں اور جنت سے دور کر دیتی ہیں۔

یعنی بے حیاء شخص کو اس کی بے حیائی جہنم میں لے جائے گی۔

سرورِ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہنمی جب جہنم میں داخل ہوں گے تو بعض ایسے ہوں گے کہ ان کے جسم سے ایسی بدبو آئے گی کہ جہنمی چیخ و پکار کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کون منحوس لوگ ہیں جن کی بدبو نے ہمیں شدید تکلیف پہنچائی ہے تو بتایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں بے حیائی کی باتیں کیا کرتے تھے اور ان کے چہرے کتّے کی شکل میں ہوں گے۔

الامان والحفیظ استغفر اللہ اب ذرا سوچیں! ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا، انٹرنیٹ، نامحرم عورتوں کی تصاویر دیکھنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، موسیقی سننا، نگاہوں کی حفاظت نہ کرنا، ذہن و دل کو گندہ کر لینا یہ ساری چیزیں کیا ہیں؟ اگر اس کو بے حیائی نہیں کہیں گے تو کس کو کہیں گے؟ آج مسلمان شرم وحیاء سے اتنا دور ہو گیا کہ گھر میں بیٹھے ہیں اور ڈرامے دیکھ رہے ہیں اماں بھی بیٹھی ہیں، بہنیں بھی بیٹھی ہیں، بیٹیاں بھی بیٹھی ہیں، بیوی بھی موجود ہے ٹی وی پر ایسے ایسے مناظر دیکھے جاتے ہیں جس کو ایک باحیاء مسلمان زبان پر نہیں لا سکتا۔ شرم وحیاء کہاں گئی؟ آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا ثلاثة لا یدخلون الجنة ابدا تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے:۔

[۱]......شراب پینے والا [۲]......دیوث (بے حیاء)

[۳]......وہ عورت جو مردوں کی نقل کرنے والی ہے۔

یہ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے دیوث کے متعلق پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ دیوث کون ہے؟ تو فرمایا الذی لا یبالی دخل علی اھلہ کہ دیوث ایسا (بے حیاء) شخص ہے جسے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اس کی بیوی کس شخص کے ساتھ ملتی ہے۔ یادرکھیئے! یہ تعریف ہم نے اپنی طرف سے بیان نہیں کی یہ سرکار ﷺ کا فرمان ہے جس سے یقیناً کوئی بھی مسلمان ناراض نہیں ہوسکتا ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان اللہ عزوجل اذا اراد ان یھلک عبدا نزع منہ الحیاء ارشاد فرمایا کہ جب تباہی اور بربادی کسی کا مقدر ہو جاتی ہے تو حیاء اس سے دور ہو جاتی ہے اور وہ بے حیاء ہو جاتا ہے اور پھر حدیث پاک میں درجہ بدرجہ بیان فرمایا کہ پھر وہ گمراہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ تباہ وبرباد ہو جاتا ہے رجیما ملعنا وہ پھر مردود اور لعنتی ہو جاتا ہے۔ آج دیکھ لیجئے مسلمان آہستہ آہستہ برباد ہو رہے ہیں کہ نہیں ہو رہے؟ بعض لوگوں نے بے حیائی اور بے پردگی کو ترقی کا زینہ سمجھ لیا ہے آپ اس سوال کا جواب سوچیئے کہ آج سے دس سال پہلے مسلمانوں کی جو پوزیشن تھی آج دس سال بعد مسلمان مضبوط (Strong) ہوگئے یا کمزور (Weak) ہوگئے ہیں ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ مسلمان دن بدن کمزور ہوتے جارہے ہیں عراق وافغانستان پر حملہ کیا گیا نبی اکرم ﷺ کی بے ادبیاں اور گستاخیاں کی گئیں درحقیقت یہ کیا ہے یہ ہمیں ابھار رہا ہے کہ مسلمانوں سمجھ جاؤ دشمنوں کی سازشوں کو face book اور ڈنمارک کے واقعات کیوں ہوئے؟ کبھی غور کیا آج ان میں ایسی جرأت کیوں پیدا ہوئی؟ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی بے ادبی کی آپ کو تو یہ بات معلوم ہوگی کہ مسلمانوں نے اس پر احتجاج تو پہلے کیا ایک اخبار نے شائع کیا تھا پھر بارہ مزید اخباروں نے شائع کر دیا انٹرنیٹ پہ دیدیا گیا کئی چینلز پر چلا دیا گیا یہ مسلمانوں کے منہ پر ایک طمانچہ ہے کہ مسلمانو اور احتجاج کرو تمہارے احتجاج سے ہم ڈرنے والے نہیں تم ہمارے غلام ہو ہماری تہذیب، ہمارا کلچر، ہماری فلمیں، ہمارے ڈرامے، ہماری عریانی، فحاشی، بے حیائی یہ ساری چیزیں ہم تمہارے اندر داخل کر چکے ہیں اب تم میں غیرت ایمانی باقی نہ رہی آج ڈنمارک کا سفیر اسلامی ملک میں بیٹھ کر ٹی وی پر آکر بڑے مزے سے یہ بیان دیتا ہے کہ ہماری حکومت ہرگز اس پر معافی نہیں مانگے گی اور

مسلمان سارے مل کر اگر احتجاج کریں ہمارا بائیکاٹ کر دیں تب بھی ہمیں تین فیصد سے زیادہ نقصان نہیں ہوگا۔ کتنی بڑی جرأت اور کتنی بڑی بے غیرتی ہے۔ ہمارے سر شرم سے جھک جانے چاہئیں کتنے افسوس کا مقام ہے۔

غیرتِ ایمانی کا ایک واقعہ:۔

ماضی میں مسلمانوں کو وہ جرأت نصیب تھی کہ جب برطانیہ، انگلینڈ سپر پاور کہلاتا تھا پوری دنیا میں اس کی حکومت تھی پوری دنیا سے مراد بہت بڑے حصے میں اس کی حکومت تھی اتنے ممالک اس کے قبضے میں تھے کہتے ہیں کہ اس کی حکومت میں سورج ڈوبتا نہیں تھا تقریباً تمام اسلامی ممالک غلام تھے چند ایک اسلامی ملک باقی تھے ان میں سے ایک ترکی تھا وہاں خلافت عثمانیہ آخری سانسیں لے رہی تھی اسی دوران برطانیہ کے شہر لندن میں ایک اسٹیج ڈرامہ بنایا گیا جس میں سرکار دو عالم ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کی گئی۔ ذرا سوچیں! ستاون اسلامی ملک اس وقت آزاد نہیں تھے دو کروڑ اسلامی فوج نہیں تھی مسلمان ایٹمی طاقت نہیں تھے، مسلمان تیل کی دولت نہیں رکھتے تھے، مسلمان ہیرے جواہرات کے خزانے نہیں رکھتے تھے آج سب کچھ ہے مگر غیرت ایمانی نہیں ہے وہ مسلمانوں کا خلیفہ جس کی حکومت آخری سانس لے رہی ہے کمزور ہو چکا ہے لیکن جذبۂ جہاد دیکھیں اس نے برطانیہ کی حکومت سے کہا کہ اسٹیج ڈرامے کے بارے میں مجھے اطلاع ملی ہے اگر یہ اسٹیج ڈرامہ لندن میں شروع ہوا تو ترکی اعلان جہاد کر دے گا۔ کمزور ہونے کے باوجود خلیفہ کے اس اعلان پر برطانیہ جو اس وقت سپر پاور تھا وہ ہل گیا اس نے اسٹیج ڈرامہ رُکوا دیا اور پھر مزید جرأت دیکھیں اس ترکی کے خلیفہ عبدالحمید فاتح نے ایک مسلمان کو اس وقت کے سپر پاور کے دارالحکومت (London) بھیجا اور ڈرامے کے ہدایت کار کو اس مسلمان نے ان کے ہیڈ کوارٹر میں جا کر قتل کیا۔ کیونکہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا یہی ہے۔

یہ جرأت تھی اُس وقت کے غیرت مند مسلمان حکمرانوں کی لیکن آج اگر کوئی مسلمان حاکم جذبے میں یہ کہہ بھی دے تو مسلمان اس قدر ذلیل و رسوا ہو چکے ہیں کہ اس کی بات پر اب کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگے گی۔

دہشت گرد کون؟

لیکن آج ہم سوچیں کہ ان کافروں کی اتنی جرات کیسے بڑھ گئی؟ ہم دین سے دور ہو گئے شرم وحیاء سے عاری ہو گئے مسلمان بزدل ہو گیا انہوں نے باقاعدہ پلاننگ کے تحت بے حیائی کو عام کیا اور اس کے بعد مسلمانوں پر حملے کیے ہمارا بیت المقدس ہمارے ہاتھوں سے چلا گیا، فلسطینی مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، کشمیر میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو ان کے والدین کے سامنے ذبح کر دیا جاتا ہے، افغانستان میں بوڑھوں پر بھی رحم نہیں کیا جاتا، عراق میں جا کر دیکھیں نوجوانوں کو ان کے والدین کے سامنے گولیاں ماری جاتی ہیں، ظلم ہو رہا ہے اور دوسری طرف عالم یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہی دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے جو دہشت گرد ہیں وہ امن کے چیمپین بن گئے اور مسلمانوں کو دہشت گرد کہا جا رہا ہے، مسلمانوں کو کیا تعلیم دی جا رہی ہے۔ صبر کرو، برداشت کرو یعنی آج معاشرہ دیکھیں اس قدر ظلم کا شکار ہو گیا کہ ظالم کو یہ نہیں کہا جاتا کہ ظلم سے باز آ جاؤ مسلمانوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم ظلم برداشت کرو یہ کیوں ہوا؟ اگر ہم نے اپنے موجودہ حال کو تبدیل کر کے مستقبل کے بارے میں نہ سوچا تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی بھی معاف نہ کریں گی۔ وہ کہیں گی ہم اس تباہی کے گڑھے میں اس وجہ سے پڑے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد نے یہود و نصاریٰ کی سازشوں کو سمجھا نہیں۔

مسلمانوں کی بے بسی:۔

ہالینڈ میں ایک صاحب کافی عرصہ سے مقیم ہیں انہوں نے کہا کہ وہاں پر ایک ادارہ ہے جس کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ ہم بچوں کی فلاح و بہبود پر کام کرتے ہیں۔! چنانچہ اس کے عملے کے لوگ گھروں اور اسکولوں میں آ کر خاص طور پر مسلمان بچوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں؟ انہیں چیزیں اور خرچی دی جاتی ہے انہیں بہلا پھسلا کر پوچھا جاتا ہے کہ آپ کے والدین آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں دیتے؟، کسی چیز سے روکتے تو نہیں ہیں؟ اگر آپ Girl Friend بنائیں تو آپ کے والدین منع تو نہیں کرتے؟ اگر آپ شراب پینا چاہیں تو آپ کے والدین روکتے تو نہیں؟ اگر بچہ یہ کہہ دے کہ ہاں ہمارے والدین سختی کرتے ہیں یا جس دن پوچھا اور بچے کو مار پڑی ہو اور بچہ کہہ دے کہ میرے والد صاحب نے مجھ کو ڈانٹا ہے اور کہا ہے کہ نماز پڑھا کرو تو وہ اس والد

صاحب کے خلاف کیس کر دیتے ہیں اسے قید کی سزا ہو جاتی ہے اور پھر اس مسلمان بچے کو والدین سے دور ایک خاص انسٹیٹیوٹ میں لے لیا جاتا ہے جہاں فحاشی وعریانی کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب کو تبدیل کر دیا جائے۔ اُن صاحب نے روتے ہوئے مجھے یہ بات سنائی کہ کئی مسلمانوں کے بچے عیسائی بن گئے۔ استغفر اللہ اور وہ رو رہے تھے اور مجھے کہہ رہے تھے کہ میری زندگی برباد ہوگئی، میری نسلیں تباہ ہوگئیں، میرے بچے بگڑ گئے کاش میں ہالینڈ میں کبھی رہائش اختیار نہ کرتا۔ (جو مسلمان مقیم ہیں اور صرف ہالینڈ میں ہی نہیں بلکہ یہ حال تمام یورپی ممالک میں ہے. جو مسلمان ان کافر ممالک میں رہائش پذیر ہیں ان کے ساتھ ایسے معاملات ہوتے ہیں۔)

اسلام دشمن ادارے:۔

یورپین ممالک میں حقیقتاً ایسے ادارے ہیں جن کی نمائندہ عیسائی اور یہودی عورتیں گھر گھر دستک دے رہی ہیں۔ وہ خواتین مسلمانوں کے گھروں پر آتی ہیں اور مسلمان خواتین سے پوچھتی ہیں کہ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے آپ کے شوہر آپ کو Night Club میں جانے سے منع تو نہیں کرتے؟ Boy Friends بنانے سے منع تو نہیں کرتے؟ شراب سے روکتے تو نہیں؟ پردے پر سختی تو نہیں کرتے؟ اس طرح کی باتیں ان سے پوچھی جاتی ہیں اور ذرہ برابر بھی انہیں لچک محسوس ہو جائے تو اس عورت کو نظر میں رکھتے ہیں اور جیسے ہی اس عورت اور شوہر کے درمیان کوئی معاملہ ہوتا ہے تو فوراً ایک مخصوص ادارے میں اس عورت کو پناہ دی جاتی ہے جو عورتوں کے لئے مخصوص ہے اور پھر وہاں پر اُن نادان مسلمان عورتوں کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالے جاتے ہیں۔ ذرا سوچیں! عیسائی یہودی اپنی بے حیاء و بے شرم عورتوں کے ذریعے مسلمان گھروں پر دستک دے رہے ہیں مگر کیا آج ہم مختلف معاشرتی برائیوں کے خلاف گھر گھر دستک دینے کے لئے تیار ہیں؟ نور قرآن نشست ہو یا معاشرتی برائیوں کے خلاف پروگرام ہو کون گھر گھر جاتا ہے بلانے کے لئے؟ وہ تو بڑے خوش نصیب ہیں جو Message کے ذریعے، فون کے ذریعے، موبائل کے ذریعے

اشتہارات تقسیم کر کے اعلانات کر کے اخبارات میں اشتہار دے کر اس پروگرام کی ترویج و اشاعت میں حصہ لیتے ہیں۔لیکن مسلمانوں کی اکثریت اس سے دور ہے یہ باتیں سننے، پڑھنے کے لئے وقت نہیں ہے اور یہاں پر یہ معاملہ ہوگیا وہ کہتے ہیں کہ حالات اس قدر بگڑ گئے ہیں کہ ہالینڈ کے مسلمان اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر اپنے گھر کی خواتین کی اصلاح کی کوشش کی اور انہوں نے اس کے غلط معنی لے لئے اور وہ یہ سمجھیں کہ ہم پر سختی ہو رہی ہے اور یہ اطلاع انہوں نے ان لوگوں کو دیدی جس ادارے کے نمبر انہیں دیئے جاتے ہیں کہ کبھی تکلیف ہو تو آپ ان نمبر پر فون کر دیں تو ایسی صورت میں کیا ہوگا؟ ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ہم اپنے گھر والوں کی اصلاح نہیں کر سکتے یہاں تک کہ انہوں نے ایک پاکستانی فیملی کے متعلق بتایا کہ ان کی زوجہ غیر مرد کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی زوجہ کو کچھ بول نہیں سکتا اگر بولوں گا تو قید کر دیا جاؤں گا۔ آپ سوچیں! آج وہ ہالینڈ میں بیٹھ کر اپنی زندگی پر خون کے آنسو بہا رہے ہیں اور وہی چیزیں آج مسلمان ممالک میں عام ہو رہی ہیں۔یہی ٹارگٹ ہے۔جذبہ جہاد ختم ہو رہا ہے، جذبہ قرآن ختم ہو رہا ہے، جذبہ عمل مٹ رہا ہے۔

جھجک ختم کرنے کی ''دوا'' یا۔۔۔۔۔؟

(Dawn) اخبار اور دیگر اخبارات کی ایک رپورٹ کے مطابق

ایک سائنٹسٹ نے سور کے اجزاء سے ایک کیمیکل تیار کر کے اس کی دوائی بنائی اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ دوائی کھانے سے بچے کی جھجک ختم ہوگی حقیقت میں اس کیمیکل کا مقصد مسلمانوں سے شرم وحیاء کو دور کرنا ہے اور ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو روحانی طور پر کمزور کر دیا جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان سور اور خنزیر سے محفوظ رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے سور کو حرام قرار دیا اور یہ بات آج سائنس نے بھی تسلیم کر لی کہ سور کے گوشت میں ایسے اجزاء ہوتے ہیں، ایسے غلط عناصر ہوتے ہیں کہ سور کا گوشت کھانے والا بے حیاء اور بے شرم ہو جاتا ہے اب مسلمان سور کا گوشت تو نہیں

کھاتے اس لئے ایسی میڈیسنز بنائی گئیں، ایسے کیمیکلز بنائے گئے اور آج ایک ریسرچ کے مطابق جو چیزیں ہمارے ملک میں کھانے پینے کی امپورٹ ہوئی ہیں ان میں سے بعض چیزوں میں وہ کیمیکل ملایا جاتا ہے تاکہ مسلمان بے حیاء اور بے شرم ہو جائے۔ اول تو غیر ملکی اشیاء جب ہم استعمال کرتے ہیں اس میں ہمارے ملک کا نقصان ہے آپ اگر ایک غیر ملکی چاکلیٹ کھاتے ہیں تو دراصل آپ نے اپنے ملک کو نقصان پہنچایا اور ایک کافر ملک کو فائدہ پہنچایا ایک تو یہ نقصان ہے اور دوسرا نقصان یہ ہے کہ نہ جانے وہ کیا کیا ملا دیتے ہیں؟ جہاں تک تعلق ان کے دعوے کا ہے کہ دوائی کا مقصد شرمیلا پن دور کرنا ہے تو شرمیلا پن کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ ایک انصاری صحابی کے پاس سے گزرے اس کا بھائی بہت زیادہ شرمیلا تھا اور وہ مسلمان اپنے بھائی کو شرم دور کرنے کی تعلیم دے رہا تھا کہ یہ شرم اچھی چیز نہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا چھوڑ دو بے شک حیاء ایمان سے ہے۔ لیکن حیاء کا مطلب ہرگز کوئی یہ نہ سمجھے کہ ذہنی صلاحیتیں نہ ہوں، بچے فعال (Active) نہ ہوں۔ فعال ہونا اور چیز ہے بے شرم ہونا اور چیز ہے۔ ان مغربی تہذیبوں کا مقصد مسلمانوں کو بے شرم بنانا ہے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم تو فعال بنا رہے ہیں کتنے جھوٹے لوگ ہیں آج یورپی ممالک امریکہ اور دوسری کافر طاقتیں یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ عراق اور افغانستان پہ جو حملہ کیا ہے یہ دہشت گردی کے خلاف جنگ ہے ہم تو امن پھیلا رہے ہیں آپ سوچیں کتنا بڑا جھوٹ ہے؟ صدام حسین کے خلاف کہا گیا کہ اس نے بہت بڑے ہتھیار جمع کر رکھے ہیں۔ خود کولن پاول یہ بیان دیتا ہے کہ میں نے اقوام متحدہ میں عراق کے بارے میں جو کہا تھا وہ جھوٹ تھا اور میں اس جھوٹ پر شرمندہ ہوں اب سوچیں! کتنے بڑے جھوٹے اور مکار لوگ ہیں لیکن مسلمان ان کے پروپیگنڈے میں آ جاتے ہیں وہ بے پردگی کو روشن خیالی کہتے ہیں اور پردے کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ کہتے ہیں ذرا اپنے دل سے پوچھ کر بتایئے! کہ جب اسلام آیا اور جب مسلمان عالمی طاقت (Super Power) بن گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ

لاکھوں مربع میل کی سلطنت کے خلیفہ تھے مسلمان سپر پاور تھا پوری دنیا کے کافر مما لک میں بے حیائی تھی کہ نہیں تھی؟ ہر شخص جانتا ہے کہ اس وقت بے حیائی اپنے عروج پر تھی اور مسلمان باحیاء تھے مسلمان خواتین باحیاء تھیں۔ یاد رکھیئے! Super Power بننے کا، ترقی یافتہ بننے کا طریقہ بے حیائی نہیں ہے ترقی کس میں ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو مضبوطی سے تھام لیا جائے ان شاء اللہ فتح ونصرت ہمارا مقدر بنے گی۔ قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

تم ہی غالب رہو گے اگر تم سچے مومن ہو۔

شرم وحیاء کو خیر کلہ فرمایا گیا کہ شرم وحیاء پوری کی پوری خیر ہے۔ آیئے! شرم وحیاء کے چند پہلو مطالعہ فرمالیجئے۔ چند ایسی چیزیں ہیں جن پر عمل کرنے سے ہمارے اندر شرم وحیاء پیدا ہو سکتی ہے اس میں سب سے پہلی چیز ہے ''نگاہوں کی حفاظت'' ہم نے صرف برائی کو بیان نہیں کرنا بلکہ یہ بھی بتانا ہے کہ اس برائی سے بچنے کے کیا طریقے ہیں؟ تو اگر ہم شرم وحیاء پیدا کرنا چاہتے ہیں انگریزی تہذیب، ان کے کلچر اور یہود ونصاریٰ کی سازشوں کو ناکام کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلا اقدام یہ کریں کہ ہم اپنی نگاہوں کی حفاظت کرلیں اگر مرد ہے تو نامحرم عورتوں کو نہ دیکھے اور اگر عورت ہے تو نامحرم مرد کو نہ دیکھے۔ گندی نگاہ سے کسی کو نہ دیکھا جائے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بد نگاہی، نامحرم عورتوں کو دیکھنا شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے بچ جائے اللہ فرماتا ہے من مخافتی میرے خوف کی وجہ سے تو میں اسے وہ ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

باحیاء پر عنایت خداوندی:۔

جب مسلمان عورت پر اچانک غلطی سے کسی کی نظر پڑ جائے ثم یغض بصرہ غلطی میں نظر پڑ جائے فوراً اپنی نگاہ کو قابو میں کرلے، نگاہ نیچی کرلے، نگاہ ہٹالے الا احدث اللہ لہ عبادۃ

یجد حلاوتھا فی قلبہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر یہ کرم فرمائے گا جو اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے گا غلطی سے پڑ گئی تو فوراً ہٹالے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنی عبادت کی لذت عطا فرمائے گا۔ جو یہ کہتا ہے عبادت میں لذت نہیں ہے عبادت میں سرور نہیں ملتا، روحانیت نہیں ملتی۔ آپ بتائیے کہاں سے نصیب ہو؟ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بدنگاہی اتنا سخت گناہ ہے کہ ہر گناہ کا اثر دل پر پڑتا ہے بدنگاہی وہ گناہ ہے کہ جس کا اثر نہ صرف دل پر پڑتا ہے بلکہ یہ دل کو سیاہ کرڈالتا ہے۔ ارشاد فرمایا کل عین باقیۃ یوم القیمۃ ہر آنکھ قیامت کے دن رورہی ہوگی ندامت اور شرمندگی کے آنسو ہر آنکھ بہارہی ہوگیا لاعین غدت عن محارم اللہ وعین سھر فی سبیل اللہ فرمایا کہ ایک تو وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا ہوگا، شب بیداری کی ہوگی اللہ کی راہ میں وہ آنکھ شرمندگی کی وجہ سے نہیں روئے گی اور دوسری جگہ فرمایا وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو جس چیز کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ نے دیکھنے سے منع کیا ان سے بچے گی وہ آنکھ قیامت کے شرمندگی کی وجہ سے نہیں روئے گی وعین خرج منھا مثل راس الذباب وہ آنکھ قیامت کے دن شرمندگی سے محفوظ ہوگی جس سے مکھی کے سر کے برابر اللہ عزوجل کے خوف سے آنسو نکلا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا کیسے آئے؟ اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور اس کی شرم ہو ہمیں دنیا جہاں کی شرم ہے لیکن اگر اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی شرم ہوتی تو پھوٹ پھوٹ کے روتے کے ہم نے کیسے کیسے گناہ کیے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کیا فرماتے ہیں ۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

جنت کی ضمانت:۔

حدیث شریف میں فرمایا کہ اگر تم اس بات کی ضمانت دیدو کہ تم اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو گے تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

الحمدللہ ہر ایک جنت کا طلب گار ہے تو آیئے! آج ہم عہد کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کے فرمان پر ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ نے آنکھوں کی حفاظت پر جنت کی ضمانت دی ہے ان شاء اللہ ہم اپنی آنکھوں کی حفاظت کریں گے۔قرآن مجید فرقان حمید پر جب مسلمان عامل تھے کوئی بھی سازش مسلمان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی حیاء:۔

بیت المقدس جب فتح ہوا عیسائیوں نے جب یہ سوچا کہ مسلمان لشکر کا اب مقابلہ نہیں کر سکتے ایک ہی ہتھیار ہے اس زمانے میں بھی ان کے پاس ایک ہی ہتھیار تھا اور وہ تھا بے حیائی انہوں نے کیا کیا کہ بازار سجا دیا عجیب وغریب چیزیں رکھیں اور بے حیاء قسم کے لباس پہن کر عورتیں کھڑی ہو گئیں۔مرد کوئی بھی نہیں تھا جیسے ہی بیت المقدس کے دروازے سے مسلمان داخل ہوئے وہ تو صحابہ تھے، قرآن کے عامل تھے، قرآن کے سامنے اپنی عقل کو دخل دینے والے نہ تھے، وہ کسی کی سازشوں میں آنے والے نہ تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سپہ سالار ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور قرآن کی اس آیت مبارکہ کی تلاوت شروع فرما دی

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

اے محبوب مومنین سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں

یعنی اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں۔حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تلاوت کر رہے ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور پورا لشکر گزر گیا جب پوچھا گیا کہ بازار

میں کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں تو کچھ نہیں پتہ کہ بازار میں کیا تھا سبحان اللہ! وہ قرآن کے ایسے عامل تھے۔

بے حیائی کی نحوست:۔

قرآن مجید فرقان حمید میں قوم جبارین کا ذکر ہے جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جہاد کیا جب قوم جبارین سے جہاد کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے لشکر کو لے کر پہنچے قوم جبارین نے یہ دیکھا کہ لشکر روحانی ہے، نورانی لشکر ہے تعداد تو کم ہے مگر روحانیت اور نورانیت میں بڑھا ہوا ہے تو انہوں نے ایک سازش کی، آپس میں مشورہ کیا آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے آپ کو پتہ چلے گا کہ انہوں نے بے حیائی کا ہتھیار استعمال کیا اور بے حیاء و بے شرم عورتیں بے حیاء لباس پہنا کر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں بھیج دیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو مسلمان تھے وہ اس کا شکار ہو گئے۔ اب بتائیے! نبی کے ساتھ یہ لشکر تھا لیکن ہماری تعلیم کے لئے دیکھیں نبی کا ساتھ ہونے کے باوجود اس لشکر کو شکست ہو گئی۔

موجودہ مسلمانوں کی حالتِ زار:۔

دشمن ہمیشہ سے یہ سمجھتا ہے کہ مادی طور پر تو مسلمان کمزور ہیں بس ایک ہی طاقت ہے روحانیت کی، ایمانی غیرت کی اگر یہ طاقت، ہم کھینچنے میں کامیاب ہو جائیں تو مسلمان ہمارے غلام ہو جائیں گے۔ آج یہ محسوس ہوتا ہے کہ بظاہر حکومت مسلمانوں کی ہے لیکن دوسرے زاویے سے دیکھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے حکمران مسلمان تو ہیں مگر ہیں غلام۔ کیوں غلام ہیں؟ اس لئے کہ قوم غلام ہو گئی آج اگر احتجاج بھی کیا جاتا ہے تو اس میں بھی دشمن خوش ہو جاتا ہے۔ آج ہمارے مسلمانوں کا احتجاج تو دیکھیں توڑ پھوڑ کر دیتے ہیں، گاڑیاں جلا دیتے ہیں موجودہ جو ہڑتالیں ہیں وہ شرعی طور پر ناجائز اور حرام ہیں۔ زبردستی دکانیں بند کرانا، پتھراؤ کرنا، گاڑیاں جلا دینا ایک ہڑتال سے

اربوں روپے کا نقصان ہوجاتا ہے۔اگر ہم احتجاج کر بھی رہے ہیں تو کس طرح کر رہے ہیں؟اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہے ہیں، اپنے ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں، اپنے مسلمان بھائیوں کونقصان پہنچا رہے ہیں زیادہ سے زیادہ ڈنمارک کا جھنڈا لیں گے جلادیں گے لیکن کبھی غور کیا کہ بے بسی کا عالم کیا ہے؟ کہ یہ ڈنمارک کا جھنڈا جو جلایا اس کا کپڑا کہاں سے آیا ہم نے خودلیا ہم نے اپنے ہی پیسے سے کپڑا لیا اس کا جھنڈا بنایا پھر اسے جلادیا اور خوش ہوگئے۔اگر یہودونصاریٰ کی سازشوں کا مقابلہ کرنا ہے تو اپنے گھر سے ابتداء کیجئے یہودونصاریٰ کے ہتھیار ٹی وی، وی سی آر اور انٹرنیٹ سے نجات حاصل کیجئے،اخبارات، رسائل، گندی تصاویر سے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بچائیے، ہر قسم کی گندی سوچ سے اور گندے لٹریچر سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کیجئے اصل میں عظیم جہاد ہے۔آج ہم یہودونصاریٰ کی اشیاء کا بائیکاٹ کریں سبحان اللہ بہت اچھی چیز ہے لیکن ان کی تہذیب کا بھی بائیکاٹ کریں آج غلامیِ رسول میں موت بھی قبول ہے یہ نعرہ تو الحمدللہ ہر مسلمان کا ہے اور ہونا چاہیے لیکن غلامی رسول میں رسول اللہ ﷺ کی سنتیں کب قبول ہونگی، سنت کے مطابق اور شریعت کے مطابق زندگی کب گزاریں گے؟ یہاں پر ایک وسوسہ عام طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ ہم کسی عورت کو دیکھتے ہیں تو بری نگاہ سے تھوڑی دیکھتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر غلطی میں کسی عورت پر نگاہ پڑجائے تو کیا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یاعلی لا تتبع النظر فانما لك الاولی ولیست لك الاخرۃ اے علی جو پہلی نگاہ تیری پڑگئی غلطی میں وہ تو معاف ہے اب فوراً اپنی نگاہ کو پھیر لے ورنہ گناہگار ہوگا۔ اب بتائیے! حضرت علی سے پاکیزہ کس کی نگاہ ہوسکتی ہے؟ تو یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ ہماری نگاہ تو پاک ہے۔ یادرکھیئے! اچھی نیت سے بھی نامحرم عورت کو نہیں دیکھ سکتے اور احادیث طیبہ میں اسے آنکھ کا زنا قرار دیا گیا ہے ''العینان زناھما النظر'' آنکھوں کا زنا بدنگاہی ہے اور فرمایا کہ زنا محتاجی کو لاتا ہے آج ہر کوئی یہ رونا روتا ہے کہ بے برکتی اور محتاجی ہے۔

روحانی طاقت:۔

شرم وحیاء کی تعریف میں آپ نے پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ذہن کو بھی گندے خیالات سے بچاؤ آج اس طرف کسی کی توجہ نہیں کہ ذہن کا بھی گناہ ہوتا ہے گندے خیالات، برے خیالات ذہن میں لانا یہ بھی گناہ ہے۔ جب بدنگاہی ہوگی، فلمیں ڈرامے دیکھیں گے تو اس وقت ذہن کی حفاظت بہت مشکل ہے۔ جنگ یرموک میں مسلمانوں کی تعداد تیس ہزار کافروں کی تعداد بارہ لاکھ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی سارے جرنیل جمع ہو گئے روم کا بادشاہ جو اس وقت سپر پاور تھا (اس جنگ یرموک سے پہلے مسلمان ایک ایک ملک اور ایک ایک شہر کو فتح کرتے ہوئے شام میں داخل ہو کر اس کے شہروں کو فتح کرنے لگے) وہ بادشاہ اپنے جرنیلوں سے کہنے لگا بڑے بزدل ہو وہ تیس ہزار کا لشکر ہے جنگ کر کر کے تھک گئے ہیں ہتھیار بھی پورے نہیں ہیں تم لاکھوں میں ہو کر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے؟ تو سب خاموش رہے ایک جرنیل کھڑا ہوا اور علامہ واقدی نے اپنی تاریخ میں لکھا کہ اس جرنیل نے کہا بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے پاس مادی قوت ہے اور ان کے پاس روحانی قوت ہے۔ جب ہم ان سے جنگ کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ فرشتے ان کے ساتھ جہاد کر رہے ہیں، جب ہم ان کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ آسمان سے ہمارے پر غضب نازل ہو رہا ہے، ہم پر خوف طاری ہو جاتا ہے، ہتھیار کام نہیں کرتے، تلواریں کند اور تیروں کے نشانے خطا ہو جاتے ہیں۔ غور فرمایئے یہ کیا ہے یہ ہے روحانی طاقت تاریخ میں یہ بات موجود ہے تو کیا یہود و نصاریٰ ہم سے یہ طاقت لینے کی کوشش نہیں کریں گے۔

آج روحانی طور پر مسلمان کتنا کمزور ہو گیا ہے آج نماز بھی پڑھتا ہے تو بسا اوقات ذہن گندے خیالات سے محفوظ نہیں رہتا۔

مہلک ہتھیار:۔

بے حیائی ایک ایسا مہلک ہتھیا ہے کہ حساس ادا ے inteligence اس کو بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں جو لوگ ایسے موضوعات کا مطالعہ رکھتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ باقاعدہ اسے ہتھیار کے طور پر استعمال کر کے قومی راز حاصل کیئے جاتے ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق امریکی ایف ،بی، آئی (F.B.I) اور امریکی سی،آئی ،اے (C.I.A) یہ باقاعدہ امریکی جرنیلوں، وزراء اور صدر پر کڑی نگاہ رکھتی ہے کہ کہیں یہ بے حیائی کا شکار ہو کر قومی راز کو ضائع نہ کر دیں۔ یہاں تک کہ امریکی صدر کینیڈی عیاشی میں مبتلا ہو گیا تو امریکی (F.B.I) نے اس کو تنبیہ کی کہ اگر تو اس سے نکلتا نہیں ہے تو ہم تیری خبر کو عام کر دیں گے تو اس سے باز آجا یہ روسی ایجنسیوں نے تجھے بے حیائی میں مبتلا کیا ہے اور تجھ سے قومی راز نکلوانا ان کا مقصود ہے۔اب سوچیئے! کہ بے حیائی کا ہتھیار بسا اوقات ان کے خلاف بھی استعمال ہوتا ہے اور اس پر باقاعدہ ادارے ہیں جو اپنے حکمران پر نظر رکھتے ہیں۔ کہ کہیں یہ بے حیائی کا شکار نہ ہو جائیں اور آج کئی پاکستانی سفارتکار، حکمران ،عہدیدار، وزراء گزرے اور ابھی بھی ہیں جو یہود و نصاریٰ کی سازشوں کا شکار ہو کر بے حیاء ہو گئے، روشن خیالی، ماڈرن اسلام کی تبلیغ کرنے لگ گئے کلنٹن کا اسکینڈل آپ نے سنا ہو گا کہ اس معاشرے میں جہاں اسے معیوب نہیں سمجھا جاتا جب وہاں کے صدر نے یہ حرکت کی تو پوری قوم اس کے خلاف ہو گئی آخر کار اسے اپنی قوم سے معافی مانگنی پڑی۔ کیا وجہ ہے؟ دیکھیئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بے حیائی کا ہتھیار تو مسلمانوں کے خلاف ہے ہمارا صدر اس میں مبتلا ہو جائے گا تو ہماری قوم کا کیا ہو گا آپ میں سے جس نے یہ واقعہ پڑھا ہو گا شاید اس زاویے سے سوچا نہ ہو سوچیں! کہ جس معاشرے میں بے حیائی عام ہے اس معاشرے میں اگر صدر یہ تعلقات رکھتا ہے تو اس کے خلاف ایک مہم شروع ہو جاتی ہے اور آخر کار اسے قوم سے معافی مانگنی پڑ جاتی ہے۔

حیاءاور موجودہ مسلمان:۔

بے حیائی بہت بڑی تباہی ہے نبی اکرم ﷺ نے اسی لئے بے حیائی سے بچایا اور فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر نکلے سرکار ﷺ کے الفاظ یہ ہیں (فهــــي زانية) یعنی وہ عورت زانیہ ہے۔نعوذ باللہ من ذلک

اس حدیث کی شرح میں علماء نے لکھا اگرچہ وہ عورت پردے میں ہو اور اس کی خوشبو نامحرم مرد تک پہنچے تو جب ایسی خوشبو لگانے پر حضور ﷺ ناراضگی کا اظہار فرمارہے ہیں تو آج کی مسلمان عورت کے لباس پر کتنا ناراضگی کا اظہار ہوگا۔

آج مسلمان عورت کا لباس دیکھ لیجئے نعوذ باللہ من ذالک ،ثم نعوذ باللہ من ذالک عورتیں پینٹ شرٹ پہن رہی ہیں حالانکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ پینٹ شرٹ چھوٹی بچیوں کو بھی پہنانا حرام ہے، گناہ ہے آج تو بڑی بڑی عورتیں پینٹ شرٹ رہی ہیں، چست چست لباس پہن رہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسے لباس کے متعلق فرمایا کہ قربِ قیامت ایسی عورتیں ہوں گی جو لباس پہننے کے باوجود بے لباس ہوں گی یہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ دیکھئے! نبی کریم ﷺ اس لباس کو جو بیہودہ لباس ہے آپ ﷺ یہ قرار دے رہے ہیں کہ گویا اس نے لباس پہنا ہی نہیں ہے۔ چست لباس ہو، باریک لباس ہو، مجھے کسی نے بتایا کہ آج کل عورتوں کے لباس میں ایسی کٹنگ ہوتی ہے کہ جسم کے حصے نظر آتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک غور فرمائیں!......ہم کس طرف جارہے ہیں اور پھر آپ یہ بھی سوچیں کہ ہماری بہو، بیٹیاں ،ہماری مائیں جب بے پردہ نکلتی ہیں تو کون کس نگاہ سے دیکھتا ہوگا ؟کبھی سوچا ہے کہ غیرت مند مرد، غیرت مند باپ، غیرت مند بھائی، غیرت مند شوہر یہ برداشت کرسکتا ہے کہ اس کی ماں کو یا اس کی بہن، بیٹی یا بیوی کو کوئی بری نگاہ سے دیکھے۔ہمیں کیا

پتہ کون کس نگاہ سے دیکھ رہا ہے آج مغربی میڈیا نے یہ قرار دیا کہ جی! پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے، عورتوں کے لئے ایک مصیبت ہے، یہ ان کو قید کرنا ہے۔نہیں یہ بات نہیں ہے یہ عورتوں کی بے عزتی نہیں بلکہ ان کی عظمت ہے۔اس بات کو سمجھئے دنیا میں اتنی کتابیں ہیں کون سی کتاب ہے جس پر غلاف چڑھایا جاتا ہے؟ (قرآن مجید) دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں لیکن کون سا اللہ کا گھر ہے جس پر غلاف چڑھایا گیا ہے؟ (خانہ کعبہ) دنیا میں ہزاروں قبریں ہیں مگر کون سی وہ قبر ہے، کون سا وہ مزار ہے جس پر چادر چڑھائی جاتی ہے؟ (اولیاء اللہ کے مزارات) تو کیا چادر چڑھانا ان کی بے عزتی کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ ان کی عظمت کے لئے ہے تعظیم کے لئے ہے۔تو مسلمان عورت کو اسلام نے چادر کی نعمت عطا فرمائی ہے اور اسلام نے کہا یہ مسلمان عورت ہے۔یہ وہ عورت ہے کہ اس پر کوئی گندی نگاہ نہیں ڈال سکتا یہ عظمت والی عورت ہے اس کے تحفظ کے لئے چادر دی گئی آج مردوں کو دیکھ لیجئے وہ عورتوں کی نقل کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کریں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کریں ان کی نقل کریں۔یہاں تک فرمایا کہ جو عورت مردوں کی چال چلے اس پر بھی لعنت۔تو جو عورت مردوں کا لباس پہنے اس پر کتنی لعنت ہوگی۔رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر بھی لعنت فرمائی جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی لعنت فرمائی جو مرد کا لباس پہنے۔یاد رکھئے! لعنت کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ تو اس شخص کو اپنی رحمت سے دور کردے۔آج شادیوں میں دیکھ لیجئے مرد ایسے ڈیزائن کے کپڑے پہنتے ہیں لگتا ہے کہ کوئی عورت چل رہی ہے اب تو دوپٹے ایجاد ہو گئے ہیں رنگ برنگے دوپٹے پہنے جاتے ہیں۔شرم وحیاء کا خاتمہ ہوگیا آج عام طور پر یہ وسوسہ پیش کیا جاتا ہے، بڑے بڑے سیاسی لیڈر اور بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ چہرے کے پردے کا ذکر تو قرآن میں کہیں ہے ہی نہیں احادیث طیبہ میں ہی نہیں۔حالانکہ مجھ ناچیز نے بھی پینتالیس (45)

حدیثیں ایسی دیکھی ہیں کہ جن میں چہرے کے پردے کا ذکر ہے اور قرآن مجید فرقان حمید سورۂ احزاب آیت نمبر 59 میں فرمایا:۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ (احزاب:۵۹،پ۲۲)

ترجمہ: اے نبی ﷺ آپ فرمایئے اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہ جب وہ اپنے گھر سے نکلیں تو اپنے چہرے کو چھپا کر نکلا کریں یہ اس لئے ہے تاکہ اُنہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے ان کی عصمت اور عزت کی حفاظت ہو۔

جو پردہ عورت کی عظمت کے لئے تھا مغربی میڈیا نے پروپیگنڈے کے ذریعے لوگوں کا ذہن خراب کر دیا اور لوگ اسے قید سمجھنے لگے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

بدل دیا رخ مشرق کو تو نے اے مغرب　　　تیری ہوا سے بچائے خدا زمانے کو

برگزیدہ ماں:۔

حضرت سیدہ خاتونِ جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں چند باتیں غور سے پڑھیں آپ اپنے شہزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو جھولا دے رہی تھیں اور ایک ہاتھ سے آٹا گوندھ رہی تھیں جبکہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں سو رہے تھے۔ تین کام ہو رہے ہیں خاتونِ جنت ہیں اور آپ کا انداز کیا ہے کہ زبان سے سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت جاری ہے۔ بچوں نے ماں کی آغوش میں قرآن کی تلاوتیں سنیں جبھی تو یہ ہوا کہ جب امام حسین کا سر نیزے پر تھا اور کسی گلی سے گزرتے ہوئے ایک صحابیٔ رسول جو کہ ایک چھت پر تھے سر آتا دیکھ کر امام کی اس مظلومیت پر رو پڑے تب ان کی نظر امام عالی مقام کے جنبش کرتے ہوئے لبوں پر پڑی تو ہونٹ مبارک کی طرف کان لگا کر سنا تو حیران رہ گئے کہ سر مبارک جو جسم سے جدا ہے اس سے تلاوتِ قرآن کی صدائیں آرہی ہیں۔

آج ہماری ماں، بہنوں کو دیکھئے! فلمیں دیکھ رہی ہیں، ڈرامے دیکھ رہی ہیں اور گانے گا رہی ہیں، گالیاں بک رہی ہیں بچوں کی تربیت ہو رہی ہے اور پھر یہ شکوہ ہے کہ بچے نافرمان

ہیں، ضدی ہیں، آزادی پسند ہوگئے، ماں باپ کا دل دکھاتے ہیں اور بے شمار برائیوں میں مبتلاء ہوگئے۔ ایک بار حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا سے سرکار دو عالم ﷺ نے پوچھا کہ عورت کے لئے سب سے پیاری بات کیا ہے؟ عرض کی کہ عورت کے لئے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ نہ تو وہ غیر مردوں کو دیکھے اور نہ ہی نامحرم مرد اُسے دیکھیں تو سرکار دو عالم ﷺ نے انہیں سینے سے لگا لیا۔ اسی حدیث شریف کی نشاندہی کرتے ہوئے اقبال نے بڑی پیاری بات کہی ۔

چوں زہرا باش واز مخلوق روپوش ۔۔۔ واز مخلوق روپوش کہ در آغوش شبیری وا یوبی

آپ فرماتے ہیں اے مسلماں خاتون تو بھی بی بی فاطمہ کی طرح شرم وحیاء کا پیکر بن کر باپردہ ہوجا ایسی تربیت وپرورش ہوگی تو تیری آغوش میں بھی حسین وایوبی پیدا ہوں گے۔

آخر میں آیئے ہم یہ سوچیں! جب یہ بات واضح ہوگئی کہ یہود ونصاریٰ مسلمانوں کو تباہ وبرباد کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں اس تباہی اور بربادی سے بچنا ہے تو اس کے لئے بہت سے اقدامات کرنا ہوں گے۔ سب سے پہلے تو ہم اپنی اصلاح کریں، اپنے گھر والوں کی اصلاح کریں اور اپنے خاندان والوں کو اس مصیبت سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کا فہم حاصل کریں۔ آج جو تباہی آئی وہ قرآن سے دوری کی وجہ سے آئی۔

خیالی روشنی روشن خیالی آج کی ہے ۔۔۔ دلوں سے سلب کرلیا ہے اس نے نور ایمانی

یہ وہ شعر ہے جو ہمارے پورے موضوع کا نچوڑ ہے۔ آخر میں آپ کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کی وہ آیت پیش کی جارہی ہے جس میں کامیاب زندگی گزارنے کا معیار مقرر کیا گیا ہے اور ان شاء اللہ اگر اس آیت پر عمل پیرا ہوگئے تو یہود ونصاریٰ کی وہ سازشیں جو ہمارے خلاف ہیں وہ ناکام ہوں گی اور ان شاء اللہ ہمارا گھرانہ بھی "جنتی گھرانہ" بن جائے گا۔

قرآن مجید فرقان حمید کی وہ آیت کریمہ جس میں کامیاب ہونے کا طریقہ بیان کیا گیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

(احزاب: ۷۱، پ۲۲)

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرماں برداری کرتا ہے تحقیق اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ سید المرسلین ﷺ

احباب اہلسنت کیلئے

نیا تحفہ

MP-3 , 3-CD's

Latest Version

قرآن پاک کا مکمل آسان ترجمہ اور مختصر تفسیر

مدرس

ممتاز عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبداللہ قادری

یاد رکھیں! کئی لوگ قرآن پاک کی آیات کا غلط ترجمہ وتفسیر بیان کررہے ہیں وہ آیات جو بتوں کے بارے میں ہیں اولیاء پر (Fit) چسپاں کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اللہ ﷻ کے ولی کچھ نہیں کرتے اور مسلمانوں کو شرک (کافر) قرار دیتے ہیں خدارا تحفظ ایمان، اصلاح اعمال اور یاد آخرت کے اس بیش بہا قیمتی تحفے (مکمل قرآن پاک) کو خود سنیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

شہر کراچی میں نور قرآن کی بھاریں

نصیب چمکائیے!

تھوڑے سے وقت کی قربانی دیجئے

نور قرآن سے منور ہو جائیے

آسان ترجمہ مدلل تفسیر

ملٹی میڈیا پروجیکٹر کا استعمال

ہر جمعۃ المبارک رات 10:00 تا 11:30 بجے بمقام جامع مسجد بہارِ شریعت بہادر آباد، کراچی

ہر پیر رات 10:00 تا 11:30 بجے بمقام جامع مسجد نوری علی آباد، فیڈرل بی ایریا، کراچی

ہر بدھ دوپہر 1:05 تا 2:10 بجے بمقام اخوند مسجد چھاگلہ اسٹریٹ، کھارادر، کراچی



نورالقرآن حزبیہ غوثیہ انٹرنیشنل

رابطہ: 0322-2232030

www.noorequran.net